

۵۷
 غل تھا کہ روز قتل امام زین العابدین
 خنجر ہے اور گلوں سے آج
 جبریل بولے خاندانِ نبویں آج
 بادشاہان ہے اور نبی کا ہیں آج

۵۸
 یہ دیکھتے ہی ہو گیا دل زکا بقرار
 زہر کے لعل سے کہا باہم اشکبار
 یہ خاک کیسی اڑتی ہے بادشاہ نامور
 یہ بین کون کرے گی بولی بی مجال زار

۵۹
 جب کہ چکا فقیر سے شاہ کرا
 دو اور گلگلیان بلند کیں
 ادن و گلگیوں سے فٹ نمایان
 یعنی زمین سے کوئی بجز رب دعا

۶۰
 تھکے لیکن میں فریاد شور سے
 ٹکرائے سر تبول جو دیوار گور سے

۶۱
 سر پٹی ہے ایڑا جب شہ و شین سے
 دل پر ہمارے لگتی ہے چوٹ سے بین

۶۲
 فرمایا دو ستون سے بلند اپنے سر کرو
 لولا بنے مرتوں پہ دیرو تظن سر کرو

۶۳
 لاویں معتبر نے یہ وال ہے لکھا
 ہو کر و داع آل نبی سے لکھا
 میدان کر بلا میں گئے شاہ کربلا
 تھے گرد ابن فاطمہ اصحاب و

۶۴
 شہ نے کہا کہ تم سے کہو کیا چکا
 یہ خاک اڑا رہی ہے مری ان چکا
 ہو گیا اس گلے پر تظن
 زہر کے گلے ہے تظن

۶۵
 حکم امام سے کہے بنے بانہ
 دیکھا تو افریقہ و قریب
 یہ سب کہنے کے لئے شاہ کربلا
 کہا دیکھتے ہو وہ یہ کیا تپا

۶۶
 کیا دل تھے کہا اس تھک گیا اونکی شان تھی
 پر شنگی سے ہونٹوں کے اوپر زبان تھی

۶۷
 غم ہو چکا حسن کا ہر اب غم حسین کا
 کرتی ہیں امان جان یہ تم حسین کا

۶۸
 حضرت کے خاندانوں کا رتبہ بڑھا ہوا
 ہر بکے واسطے درجنت کھلا ہوا

۶۹
 حضرت اہل بیت و فقیر کے
 کیا دیکھتے ہیں اہل بیت
 حضرت حسین کا وہ زیادہ تھک کر
 گویا کہ ایک بابی ہر اون پر ہوم کر

۷۰
 یہ خیال فاطمہ زہرا کو بار بار
 کہ جب حسین پر ہونے لگا
 گودی میں اس کے سر کو رکھوں
 ہر کون جو حسین پر ہو چکا اشکبار

۷۱
 کہیں کہا کہ کوئی کو بار بار
 کہیں کہیں جلد او تھکا رہا
 بہ جلد فرشتے برائوں میں
 خندان گلے خلد دکھا کر ہتھار

۷۲
 اس طرح میں کہے وہ بچپن ہوتی ہے
 مان اس طرح سے بیڑی کی تربت پڑوتی ہے

۷۳
 یہ سوچ کر جو فاطمہ بچپن ہوتی ہیں
 پہلے ہی سے حسین ماتم میں ہوتی ہیں

۷۴
 کہتا ہے دو جہاں کا سردار ہے حسین
 اس باغ اس کلید کا مختار ہے حسین

<p>۲۱۳ شکر نے کہا کہ کیا تم نے کھو لو امام دین کہنے کا تاب میں نے کھو لو امام دین مشک کا شکر کی بیٹی جو ہرگز نہیں وہ ہونے کے لئے نہ ہو نہیں</p>	<p>۲۱۴ نکھین جھکا کر اسے کہا چہرہ زین نو جا تا رہے تیرے فاندے سے ہر جو وہ اس سے پاپ میں ہے نورین غنڈہ جو سے ہو غلط فاح زین</p>	<p>۲۱۵ نیک حکم دے کر دیکھا کہ غو نے بھی بی بی بی بی بی بی تھی بی بی بی بی بی بی بی بی بی بی بدوار دارا وید اور اہل کا خازن</p>
---	--	--

منظور ہے کہ تیری وفا آشکار ہو
 زینت کو بھی عزیز تو اور نامدار ہو
 ہاں جب قدم بہت بین میں دیکھا ہم
 اس شمع تنے نے وہاں جلوہ دنیا کیا
 اور جہانی پہلے تیری ہی عورت کر کے ہم
 گلگہر کی طرح کسرا جدا جدا کیا

<p>۲۱۶ بار سونو دت زینت کو تم نے بیرون سے کئے فضا سے لولی کی تو جا تو کھول پانچوڑ کے بچھے اتنی ہے حیا کہیو بلائیں کہیں میں ہی دریا ہو گیا</p>	<p>۲۱۷ کرنے کہا جوت لا اور بان کجی می اسی ظاہری عورت ہو سہر اسبغ غلام کی ہے شاہ جہاں بیج رضا تو ایسا پھوڑن میں</p>	<p>۲۱۸ از یکہ تر تھا عاشق سلطان کہ اور دل زیارت تیرے میں سے بیجا کچھ چھوڑ کے دیکھا تھا وہ چہرہ حسن ناگاہ کے موتے مجراؤں سے</p>
---	--	--

دنیائے دین میں تجھ کو کرم کبریا کرے
 سید کا میمان ہوا حق بھلا کرے
 کوثر پر تشنگی میں مجھے جانے دیکھے
 کھانے کو بدلے زخم مجھے کھا دیکھے
 کھا الفت حسین سے جو دل کھس رہا
 اوس دل سے پار نیزہ اہل جفا ہوا

<p>۲۱۹ میدان میں آئی فضا جبکہ کلام بلخون کو چرے کھو لیا اور دیکھا وہ بولا کہ بیو کرنا ہی تیرے پیغام اسد ہر اک زمین سے کھنکھنایا</p>	<p>۲۲۰ پیلے گلا گٹنے کی خاطر تو ہی رجا آدیا دتے تیرے کو کیا اور پوسوا تیرا پیمان تیرے کو فوج ناچار</p>	<p>۲۲۱ تب نظر کر کے خاک سے گھوڑے کی سرور کو دی صدا کہ یہ بندہ خدا ہوا ریل کے لادنے نے کہا اور مصیبت گو پار سے عورت کا یہین میں بیجا</p>
---	---	---

وہ میمان ہی رہے شہر مشرقین کا +
 اگر وہ ستویں ہر ہر اول حسین کا
 شمشیر تول کر یہ کہا فوج شام سے
 آؤ لڑو امیر عرب کے قلام سے
 چرچا جو میمان کی شہادت کا ہو گیا
 زہر کے گھر میں شور قیامت کا ہو گیا

۱۳۱
 زینب کو کہنے لگا فاطمہ کلا
 جہاں بیان زحر کی برادر کوئی آل
 بر کبھی میں سے مقابلہ و نضال
 تم کو جو میرے لیے ہے یہاں

۱۳۲
 گودی میں اپنی لاش اٹھانے لگا
 کیکر چلے جو کبھی باقی نہ دی
 پلٹتا جولا شہدے ہوا
 گویا ہوا اور نہ نضا

۱۳۳
 اور ساتھ اس کو بھی لے کر
 اور ساتھ اس کو بھی لے کر
 اور ساتھ اس کو بھی لے کر
 اور ساتھ اس کو بھی لے کر

جو کوئی سرگرمی آج روٹا
 احسان یہ حسین پر واسطہ ہو گیا

ہر شہ کی گودی میں حرنا کام دیکھنا
 آغاز اسکا کیا تھا براہِ انجام دیکھنا

یا در ہو ا شہید شدہ دو جہان کا ہار
 لاشہ مسافر ہو کر ہی بیہمان کا ہار

۱۳۴
 ہر کج کار بقیہ کو کہنے لگا
 حرم خاک پر ہے تو جا چاہو بیجا
 بابا کو چاہو کہ زینب کو لایع
 حمان کو میرے سورہ میں جانے

۱۳۵
 عیاش کو بجا شہنشاہ جو
 حمان کا لاشہ لایا ہون میں باہم
 تمہارے شامیانے کے عباس سر
 سایہ کو علم کے پھر سے کا ان

۱۳۶
 سرور نے در پیچھے کے لاشہ لایا
 سینہ میں دم تھا سر سے اعضا دیا
 سر پہنچی جہی میں کس لصدب کا
 سونے لگی ہو کر حمان

حرم اول ہو حرمی جان یا علی
 کھتی ہر مرگ اسپہ ہوا سان یا علی

اپنا تو علم نہیں ہر تری جانی جان کو
 ایذا ہو سکے دھوپ کی اس مہمان کو

آتے ہی جان سے لاشہ شرفین کی
 دعوت بھی ایک وزن کھالی حسین کی

۱۳۷
 تب آئی قتلگاہ کی جانب سے
 از لاد لے بجا اور نضا
 حرم کے سر ہانے در سے بیجا اور نضا
 کیا جانا کعبہ میں حق مہمان

۱۳۸
 عیاش نے مٹا جو حکم کرب
 سایہ علم کا لاشہ مہمان
 ما پور سے کبھی ہی سے رو
 حرم میں جا کے بیویوں

۱۳۹
 بوہیں میں سے لے کر یوں لگا
 اہل و عیال شقیبا کعبہ میں
 یعنی زینب کا اور وہیں
 حرم نے کیا اشارہ یہ علم مطلقا نہیں

پیارا بہت علی کو حرم کا نام ہے
 ہر اک خطا سے پاک یہ شہدہ کام ہے

سرخے آؤ تو زحری بر حال تباہ سے
 لاشے میں لاش حرم میں قتلگاہ سے

لے گا ایک مجھے عمر بشارت ہے
 سیدائوں کے غم سے کچھ نگار ہے

۴ چھاپڑا ہے اب کرم کے آئینہ صحت - سنجی

<p>۱۱۵ اس وقت تر نے شاہ کو استیصال کیا کیونکہ اس نے اسے کھلے کوئی کیا اور اس وقت کوئی راج نہیں ہو سکا مطلقاً</p>	<p>۱۱۶ اب ذکر ہے ہنگ خالق سے تو دعا جس میں لکھے کہ مجلس میں کیا ہوا ان کے ناطق لعل طہ کو عطا محتاجان کو فلاح و نصیحت کو پورا</p>	<p>۱۱۷ نور نے ابن ابی القاسم علی کی کوشش کی تاکہ اسے کھلے کوئی ہتھیار نہ دے سکتا ہوئی آری کی طرف تھی یہاں تا طبع جاری کی</p>
<p>اب کوئی دم کو روح سے خلد جاتی ہے آرام یہ ملا کہ مجھے نیند آتی ہے</p>	<p>رسم خطا نہان ہو رواج ثواب ہو یارب خلو ہر مدی ہادی شباب ہو</p>	<p>یا علی آئیے فریاد و فغان کرنے کو کٹ گئی فوج علمدار جلا مرنے کو</p>
<p>۱۱۸ مران کے پورا بھی کرتا تھا بیان ناگہ صلیبیوں نے تارھیاں کر لیاں مدنی بن گیا اور کھارے کے یہاں لاشہ پیر حیدر صفدہ سے تو ہوا</p>	<p>۱۱۹ مرثیہ آدھ شہزادستان علی، کران میں جلوہ مہر درخشان علی، کران میں شہزادہ یوسف کنعان علی، کران میں ہر طرف ذکر سلیمان علی، کران میں</p>	<p>۱۲۰ روح جعفر نے کہا سینہ زلی لایم ہے خلق میں خاندانہ نبی ہائیم ہے مصطفیٰ بولے کہ وہوں کا عالم ہے جنس ہستی کا خریدار ہر عالم ہے</p>
<p>گر بیان میں یکے جاہد تر افون بھرا ہوا اور تیرا سر ہے زانو پر سے دھرا ہوا</p>	<p>روشنی فرسے ماعوش میں طوری ہے آسمان نور کا ہے اور زمین لوری ہے</p>	<p>شوق جنت میں میرا ایک سر منہ ہو چلا میرے مظلوم واسے کی کمر توڑ چلا</p>
<p>۱۲۱ بولنے گر گیا جن ظلم کی طرف سادات اور سکوت پونے کو عتد روئے لیکے لاش ابن سہیف عدو نے باغ ظلمین عم کی بجائی</p>	<p>۱۲۲ صد غیب سے جب کہ حیدر نکلا یعنی اور نہ کو عباس دلا اور نکلا غل ہوا ہر و غائب کا بار نکلا سطح نور سے نور شد منور نکلا</p>	<p>۱۲۳ صیف بوہ ہوئی اب حیدر نکلا بن حیا کی ہوئی اس کی نکلا بس اب لوٹ کر ان علی کے بازو اب حسین بن علی ایک کو لاکھ نکلا</p>
<p>روح حسن بھی روئی کیا عم رسول نے سراپا حو کے واسطے کھولا بول نے</p>	<p>صدق جیح ڈر نور سے صبور ہوئی اکڑ ہے نور زمین بھی فلک نے راہی</p>	<p>کسطح خلق میں شہیر سارا لار سے جب شکر ہو اور سکا ز علمدار سے</p>